https://ataunnabi.blogspot.com/

مشکل ترین کیس

مصنف

حضرت العلامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری مدظلہ

باھتمام

باہتمام صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فہرست تراکیبِ مشکلہ

صفحہ	جملہ	نمبر شمار	صفحہ	جملہ	نمبر شمار
۹	کَیْ تَجْمَعُوْنَ الخ	۲۰	۵	اعوذ باللہ الخ	۱
۹	اَزِیْنَ زَیْدٌ الخ	۲۱	۵	احمق حمارٌ	۲
۹	تَعَطَّلْنَا ھُمُ الخ	۲۲	۶	اَنَّ زیداً کبیر	۳
۹	دَرَاكَ زَیْدًا	۲۳	۶	اِنَّ زیداً کریم	۴
۹	بَلْہَ زَیْدٍ	۲۴	۶	اَنْ تصوموا الخ	۵
۹	حَاكَ زَیْدًا	۲۵	۶	اِنَّ ھٰذان لسحران	۶
۱۰	رُوَیْدًا زَیْدًا	۲۶	۶	اِن المرأُ الخ	۷
۱۰	کِتَابَ اللّٰہِ الخ	۲۷	۷	اَنْ عمروٌ الخ	۸
۱۰	ایضاً	۲۸	۷	اِنَّ قعرًا الخ	۹
۱۰	کَانَ زَیْدٌ قائمٌ	۲۹	۷	اِنَّ مِنْ اشدّا الخ	۱۰
۱۰	تَقُوْلُ زَیْدًا منطلقاً	۳۰	۷	انہ ضاحک	۱۱
۱۱	شَرُفَ رَجُلًا زَیْدٌ	۳۱	۷	اَصْبَحْتُ لِکَثِیْر	۱۲
۱۱	فَلَوْ اَنَّ لَنَا الخ	۳۲	۸	السارق الخ	۱۳
۱۱	لَا یُمْکِنُ الْوَارِثُ الخ	۳۳	۸	فَتَرَبَّصُوْا	۱۴
۱۱	کَمَا تَکُوْنُوْا الیُوْتِیُ الخ	۳۴	۸	لَیْسَتْ زیداً قائما	۱۵
۱۱	فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِکُمْ الخ	۳۵	۸	وَلٰکِنَّ زنجیٌّ	۱۶
۱۱	مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ الخ	۳۶	۸	مَا زَیْدٌ قائمٌ	۱۷
۱۲	اکلا وذمّاً	۳۷	۸	یُوْسُفِ زُلَیْخَا	۱۸
۱۲	قَالَ نِسْوَۃٌ	۳۸	۸	ھُوَ مَا یَاتِ الخ	۱۹

https://ataunnabi.blogspot.com/

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	صفحہ	نمبر شمار	جملہ	صفحہ
٣٩	يَاكُو تَسْعَدُ	١٢	٦٠	اِنْقِيَدُ نَقَاد	١٦
٤٠	اَلَا خَطِيئَةٌ الخ	١٢	٦١	كان رسولا نبيا	١٦
٤١	الذِّئبُ خَالِياً	١٢	٦٢	الحمد لله الخ	١٦
٤٢	اَلْبَتَّةَ	١٢	٦٣	حمالة الحطب الخ	١٦
٤٣	نُدْعِبُ	١٣	٦٤	والمؤمنون الخ	١٦
٤٤	لَا مَرْحَبًا بِكُمْ	١٣	٦٥	قَدَّمتني زيد الخ	١٧
٤٥	اُطْرُق كَرَا الخ	١٣	٦٦	بارك الله الخ	١٧
٤٦	عِشْ رَجَبًا الخ	١٣	٦٧	ميلادك الخ	١٧
٤٧	اَكْذَبُ مِنْ يَلْمَع	١٣	٦٨	حتى قُدَيْرِي	١٧
٤٨	بعد اللتيا والتي	١٣	٦٩	هند ازيدا	١٨
٤٩	نَاجِزاً بِنَاجِزٍ	١٣	٧٠	تُبِيْنُكَ يا عُوُفه	١٨
٥٠	مَا اَنْتَ بِحَيَّةٍ	١٤	٧١	تمرى وجبا الخ	١٨
٥١	مَتَى اَنْتَ الخ	١٤	٧٢	الى تلكت الخ	١٨
٥٢	ايا يزيد الخ	١٤	٧٣	إنْ مَامَضَاش الخ	١٩
٥٣	رأيت جعفرا الخ	١٤	٧٤	اُقْطُ الخ	١٩
٥٤	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الخ	١٤	٧٥	السربال خشب الخ	١٩
٥٥	لا اله الا الله الخ	١٤	٧٦	"	١٩
٥٦	الحمد لله رب العالمين	١٤	٧٧	الناس باليف	١٩
٥٧	والعاديات ضبحا	١٥	٧٨	وِثْ الخ	١٩
٥٨	فالمغيرات صبحا	١٥	٧٩	وَيْنَ الخ	١٩
٥٩	وانفقوا مما رزقكم من	١٥	٨٠	ذهب المداوى الخ	٢٠
	قبل ان يأتيكم الخ	١٦	٨١	الاهف ما تعلم الخ	٢٠

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نمبر شمار	جملہ	صفحہ	نمبر شمار	جملہ	صفحہ
	الیٰ اکلت الخ	۲۰	۱۰۴	رأیتُ کُمیتٌ الخ	۲۵
۸۲	إلیٰ آکل الخ	۲۰	۱۰۵	رأیتَ کلابٌ الخ	۲۵
۸۴	إلیٰ بغیتُ الخ	۲۰	۱۰۶	کلبٌ کلبٌ الخ	۲۵
۸۵	إلیٰ بغیت الخ	۲۰	۱۰۷	عضرٌ عضرٌ الخ	۲۵
۸۶	" " "	۲۰	۱۰۸	بَطنٌ کبیرٌ الخ	۲۶
۸۷	" " "	۲۱	۱۰۹	کانَ عبدُ اللّٰہ الخ	۲۶
۸۸	لا تُصَلُّوا علَی النبی	۲۱	۱۱۰	جاءنی الّا زید	۲۶
۸۹	لاتزال الخ	۲۱	۱۱۱	قالوا اعداتنا الخ	۲۶
۹۰	من اخذ الخ	۲۱	۱۱۲	إنّ ھذا الملحمۃ الخ	۲۶
۹۱	جاءکَ الموتُ الخ	۲۱	۱۱۳	اتلِ زیداً الخ	۲۷
۹۲	جاءہٗ الخ	۲۱	۱۱۴	جدتُ حامداً الخ	۲۷
۹۳	الجراد ما ھوب	۲۲	۱۱۵	انا کنتُ لیلاً الخ	۲۷
۹۴	اذا ما عدونا الخ	۲۲	۱۱۶	أنّ زیداً فی الناس	۲۷
۹۵	إذن الملک الخ	۲۲	۱۱۷	ان فرعون وموسیٰ فی النار	۲۷
۹۶	إنک إنْ الخ	۲۲	۱۱۸	الناس فی الشتاء خیر من اللّٰہ الخ	۲۷
۹۷	إنّ من اشد الناس الخ	۲۳	۱۱۹	یا دارُ وزیدا	۲۸
۹۸	انْ تقی آن الخ	۲۳	۱۲۰	من صلیٰ علی النبی	۲۸
۹۹	صبغۃَ اللّٰہ الخ	۲۴	۱۲۱	لا الٰہ الا اللّٰہ	۲۸
۱۰۰	علیکم السکینۃ	۲۴	۱۲۲	ما احسنہ	۲۸
۱۰۱	حِطّۃٌ الخ	۲۴	۱۲۳	اَخبِث بہٖ	۲۸
۱۰۲	اشرکوا مکانکم	۲۴	۱۲۴	لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ	۲۹
۱۰۳	قال زیدٌ الخ	۲۴	۱۲۵	شرف الرجل (۱۲۶) حب بنا (۱۲۷) عشق (۱۲۸) عشق الخویلا (۱۲۹) عسانک الجیر (۱۳۰) لطف	۳۱، ۳۲
				(۱۳۱) ما انت (۱۳۲) کم مثلھا (۱۳۳) ھو شکلہ (۱۳۴) نحو کعبۃ (۱۳۵) علی رأسہ (۱۳۶) حدثت (۱۳۷) الی ابن	

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدك يا من لا يحصى ثنائك سواك ونصلي على حبيبك الذي من قلت له لولاك۔

امابعد یہ چاہتا ہے محمد ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ نے فقیر نے چند مشکل ترکیبوں کی تحریر کا ارادہ کیا۔ ایک
مختصر کتب تیار ہو گئے جو مختصر صفحات ہیں اگرچہ طلبہ کرام اس سے استفادہ کریں تو اپنے مشورہ جات سے آگاہ کریں
تاکہ سلسلہ جاری رہے۔ اگر یہ سلسلہ کسی حد تک مفید ہوا تو فقیر تضیع اوقات نہ کرے

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

حل :- اس کی ترکیب سہل ہے جو مشکل ترکیبوں کی صف میں لینا سکتی صرف من حیث الابتداء اسے تحریر کیا گیا۔ اور
چونکہ آغاز درس کلام الٰہی کے وقت سے پڑھا جاتا ہے اور اگر طالب علم اس کی ترکیب سے ہی نابلد ہو تو پھر اسے دیگر
ترکیب کی مشق بیکار ثابت ہوگی۔
الرجیم میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) مجرور الشیطان کی صفت ہے (۲) مرفوع خبر ہوگی اس کا مبتدا محذوف
ہے وہ هو الرجیم جملہ اسمیہ جملہ صفت ہوگی الشیطان کی (۳) منصوب مفعول ہوگا اعنی فعل محذوف کا علاوہ ازیں جتنی ترکیبیں
بسم اللہ شریف میں ہو سکتی ہیں اس میں بھی، ان بسم اللہ شریف کی ترکیب اپنے موقع پر ہوگی۔

فائدہ: من بمعنی حرف جر ہے اسی طرح اسم اور فعل بھی ہے زمخشری کشاف میں لکھتے ہیں کہ فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ
میں من تبعیضیہ ہے تو پھر یہ مفعول بہ ہوگا اور بعض فرماتے ہیں کہ اگر اسے مفعول بہ قرار دیا جائے تو وہ من کی طرح اسم
ہو گا جیسے مذکورہ ہے۔ یمن من یمین مرۃ و اماۃ اور فعل ہو تو کان یمین یمناً کا امر ہوگا اور اسے فقیر نے تحفۃ الطلبہ
فی حل الصیغ المشکلہ میں لکھا ہے۔

فائدہ: یہ مت جانئے ترکیب جملہ انشائیہ کب ہوگا۔ معترض اگر اعتراض کرے کہ اس میں جملہ انشائیہ کی کوئی علامت
نہیں تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس میں اگرچہ علامت کوئی نہیں لیکن اس پر انشائیہ کی تعریف
صادق آتی ہے۔

فائدہ: [illegible]

۲۔ اَحْمَقُ حِمَارًا

حل :- اصل عبارت یوں تھا اَحْمَقُ مِنْ حِمَارٍ اس کو ترخیم کر کے اَحْمَقُ حِمَارًا کہا گیا۔ حرف جر محذوف ہے

لہ ... [illegible] ... فی اللباب وغایۃ + [illegible]

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو امرؤ کا ایتی وقایۃ ہے۔ مجازاً منقول ہے

۳۔ أَنَّ زَيْدٌ كَبِيرٌ

حل :۔ اَنَّ حرف نہیں بلکہ فعل ہے از اَنَّ یَئِنُّ اَنًّا جیسے فقیر نے "ابواب الصرف مع قوانین جدیدہ" میں درج کیا ہے اور بیز ود جس بڑا مشہور یعنی زید کریں کا طرح رویا۔ طالب علموں کو اَنَّ سے غلط فہمی ہوتی ہے حالانکہ اَنَّ ابتداً کلام میں نہیں آتا

۴۔ اِنَّ زَيْدًا كُرَيْمٌ

حل :۔ کُرَیْمٌ کے پیرو ہونے سے طالب علم غلطی کا شکار ہوجاتا ہے یہ کاف تشبیہ ہے اور ریمٌ علیحدہ حرف ہے بمعنی میل کچیل یعنی بے شک زید میل کچیل کی طرح تبیع منتشر ہے یا جس طرح وہ کپڑوں وغیرہ کو نہیں چھوڑتی یہ بھی۔

۵۔ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ

حل :۔ اَنْ تصوموا صیغہ مخاطب ہے خیرلکم کو منصوب پڑھنا چاہیے تھا لیکن قانون نحوی کے اعتبار سے اَنْ مصدریہ کی وجہ سے اَنْ تصوموا اسم حکمی ہوکر مبتدا ہوگا اور خیر لکم خبر ہوگی عبارت یوں ہوگی صومکم خیرلکم۔

۶۔ اِنَّ هٰذَانِ لَسٰحِرَانِ

حل :۔ اعتراض کی تقریر یوں ہوگی کہ اِنَّ نے ہٰذان کو ہٰذَیْنِ کیوں نہیں کیا۔ اس کے متعلق نحویوں کی کئی توجیہیں ہیں (۱) امام مبرد تو کہتے ہیں کہ اِنَّ حرف ایجابیہ ہے مشبہ بالفعل نہیں (۲) بعض نحوی کہتے ہیں کہ یہ قراءت بنو الحارث کی لغت کے مطابق ہے کہ وہ تثنیہ اسم اشارہ کو متغیر نہیں کرتے (واختار ہذا الوجہ ابن مالک النحوی)، (۳) بعض کہتے ہیں کہ اِنَّ کا اسم ضمیر شان کی ہے جو محذوف ہے چنانچہ نحویوں کا قاعدہ ہے کہ وہ مبتدا جو لازم الصدارت ہو اس پر اِنَّ اگر داخل ہو تو اِنَّ کا اسم ضمیر شان محذوف ہوتی ہے جیسا کہ اس شعر میں ہے ؎

اِنَّ مَنْ يَدْخُلِ الْكَنِيْسَةَ يَوْمًا　　يَلْقَ فِيْهَا جَآذِرًا وَظِبَآءَ !!

ان کے بعد اور مَن سے پہلے ضمیر شان محذوف ہے۔

۷۔ اِنِ الْمَرْءُ مَيِّتًا بِانْقِضَاءِ حَيَاتِهٖ

حل :۔ سوال کا طریقہ یہ ہے کہ اِن نافیہ ہے کیونکہ اس کے بعد کا مصرع یوں ہے وَلٰكِنْ بِاَنْ يُّبْغٰى عَلَيْهِ فَيُخْذَلَا۔ اور اِن نافیہ کوئی عمل نہیں کرتا حالانکہ یہاں پر اس نے میتاً کو منصوب کر دیا۔ تو جواب سہل ہے کہ اِن نافیہ بعض نحویوں کے نزدیک لَیْسَ کی طرح عمل کرتا ہے جیسا کہ دوسرے شعر میں ہے۔ اِنْ هُوَ مُسْتَوْلِيًا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلٰى اَضْعَفِ الْمَجَانِيْنِ

فائدہ :۔ اِنْ چار قسم ہے (۱)۔ مخففہ من المثقلہ جیسے قولہ تعالیٰ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد لام تاکید کا حرف آئے گا۔ (۲) نافیہ کقولہ تعالیٰ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِلّا فی غرور ۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد حرف استثناء واقع ہوگا ۳۔ شرطیہ جو کہ شرط و جزا کو طلب کرے
جو قولہ تعالیٰ ان لیسوی نفسہ سوی اخ لہ (۴) زائدہ جو قولہ سے وما اِنْ طبنا جبن ؛ ولکن
منایانا ودولۃ آخرینا

۸۔ اِنْ عَمْرُوًا لَمُنْطَلِقٌ

حل ان مخففہ من المثقلہ ہے اور نحویوں کے نزدیک اس حالت میں بھی عمل کرتا ہے جیسا کہ کلام الٰہی میں بھی
ہے۔ وَاِنْ كُلًّا لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ

۹۔ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

حل ۱۔ یہ حدیث شریف کا ایک ٹکڑا ہے۔ سوال کا طریقہ یہ ہے اِنّ کا اسم اور خبر ہر دونوں منصوب کیوں ہیں۔ جواب
یہ ہے کہ اِنّ کی خبر محذوف ہے اور اس کے اسم کا مضاف بھی دراصل عبارت یوں تھی اِنَّ بُلُوْغَ قَعْرِهَا يَكُوْنُ
فی سبعین خریفًا۔

۱۰ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ

حل ۱۔ سوال یہ ہے کہ اِنّ کا اسم مرفوع کیوں ہے یعنی المصورون کیونکہ من اشد الناس الخ تو اسم نہیں واقع ہو سکتا
اس لئے کہ وہ ظرف ہے اور ظرف اسم بننے کا اہل نہیں جواب یہ ہے کہ اِنّ کا اسم ضمیر شان ہے باقی تمام جملہ خبر ہے۔

۱۱۔ اَنَهَ ضَاحِكٌ

حل ۱۔ اَنَہٗ مبتدا ہے یہ دراصل انا تھا الف اسے تبدیل کیا گیا ہے (کذا فی مراح الارواح)

۱۲۔ اَصْبَحْتُ كَخَيْرٍ

حل :۔ یہ دراصل کیفَ اَصْبَحْتَ کے جواب میں واقع ہوتا ہے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و تذکرۃ العارف الرومی قدس سرہٗ فی کتابہ المثنوی ص ۲۳۳ کمات ل ے گفت پیغمبر صباحی زید را ؛ کیف اَصْبَحْتَ ،
اے رفیق باصفا۔ الخ سوال کی تقریر یہ ہے کہ یہاں محسوس کو غیر محسوس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کے دو جواب دیئے ہیں ۱۔ کاف
بمعنی باء ہے ای اصبحت بخیر۔ لیکن صاحب مغنی نے فرمایا الرثیث جمیٔ الکاف بمعنی الباء ۲۔ کاف اپنے معنی پر ہے لیکن یہاں
مضاف محذوف ہے۔ ای اصبحتُ کصاحب الخیر ۔

فائدہ: کاف تشبیہ ضمائر پر داخل نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمائر میں ایک کاف خطاب بھی ہے اور اس پر کاف تشبیہ
داخل ہوگا تو دو کافوں کا اجتماع لازم آئے گا (وہو مکروہ) پس طرداً للباب تمام ضمائر پر داخلہ بند کر دیا گیا۔ الا لضرورۃ
الشعر اگر ضمائر پر کاف تشبیہ کے داخل کرنے کی ضرورت پڑے تو لفظ مثل بڑھا دیا جائے جو قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیئٌ۔ البتہ
ضمیر منفصلہ پر آ سکتا ہے جیسا کہ عرب کا قول مشہور ہے مَا اَنَا كَاَنْتَ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) حدیث یحایہ شش (نمکا مثل النعاۃ وشبابات) ۲ فقیر اویسی غفرلہ ۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۳۔ اَلنَّارُ فِی الشِّتَاءِ خَیْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

حل: ترکیب تو سہل ہے البتہ معنی کرتے وقت اشکال پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا حل آسان ہے جبکہ معلوم ہو کہ مِن تبعیضیہ ہے کما جاء فی کتب النحو منہ قولہم مِنَ اللّٰهِ لَتَبْعِیْضِیْنَ حروف جارہ کی نفیس بحث نقیر کی شرح فرح مأۃ عامل میں دیکھو۔

۱۴۔ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ عَتّٰی حِیْنٍ

حل:۔ ترکیب میں تو کسی قسم کا اشکال نہیں البتہ لفظ عتی سے التباس پڑ رہا ہے کہ یہ کیا شے ہے اور حین کیوں مجرور رہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہذیل کی لغت میں حاء کو عین سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ یہ در اصل حتّٰی حین تھا اور یہ آیت حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ کی قراءت میں یونہی ہے۔

۱۵۔ لَیْتَ زَیْدًا قَائِمًا

حل:۔ اشکال یہ ہے کہ لیت کے دونوں اسم منصوب کیوں۔ جواب یہ ہے کہ فراء کا مذہب یہ ہے کہ لیت کے دونوں اسموں کو منصوب پڑھا جائے۔

۱۶۔ وَلٰکِنَّ زَنْجِیٌّ عَظِیْمُ الْمَشَافِرِ

حل:۔ در اصل ایک شعر کا مصرع ہے جس کا اول ہے ؎ فلو کنتَ ضبّیًا عرفتَ قرابتی ٭ وَلٰکِنَّ زَنْجِیٌّ الخ صورت اشکال ظاہر ہے کہ لکن نے زنجیٌّ کو منصوب نہیں کیا جواب یہ ہے کہ لکن کا اسم محذوف ہے در اصل لکنک زنجی تھا اور اس کے اسم کو محذوف کرنا جائز ہے۔

فائدہ:۔ لکن کی خبر پر لام تاکید داخل نہیں ہو سکتی خلافاً للکوفیین و مستدلہم قول الشعراء۔

۱۷۔ مَا زَیْدٌ قَائِمٌ

حل:۔ سوال یہ ہے کہ ما لیس مشبہ بلیس ہے لیکن اس کی خبر منصوب نہیں جواب یہ ہے کہ بنی تمیم کی لغت کے مطابق ہے اگرچہ قرآن شریف اور فصحاء کے غیر موافق ہے۔

۱۸۔ یُوْسُفُ زُلَیْخَا

حل:۔ در اصل یوں تھا یا یُوْسُفُ بِ زُلَیْخَا۔ یوسف منادی مرفوع ہے اور ب بمعنی تا از وفا ہے زلیخا مفعول بہ ہے

۱۹۔ یَوْمَ یَاْتِ لَا تُکَلَّمُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

حل:۔ اعتراض کی تقریر یہ ہے کہ یأتِ فعل مضارع پر نہ عامل ناصب ہے نہ جازم لیکن پھر بھی اس کی یاء محذوف ہے کہ یأتی ہونا چاہیے تھا۔ جواب یہ ہے کہ کبھی مضارع تخفیفاً بلا جازم مجزوم ہو جاتا ہے جیسے دوسرے مقام پر ہے

نہ منصوب الاخیر بفتح الاول وتشدید الثانی تبلیہ ۱۲

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واللیل اذا یسر کہ دراصل یسری تھا۔

۲۰۔ کَیْ تَجْنَحُوْنَ اِلَی السِّلْمِ وَمَا شُئِرَتْ

حل ۱۔ یہ ایک شعر کا مصرعہ ہے جس کا آخری یوں ہے۔ فتلا کم ولظی الهیجاء تضطرم۔ سوال یوں ہے کہ کی عامل ناصب ہے لیکن تجنحون پر عمل نہیں کیا۔ جواب ا یہ کی کیف کا مخفف ہے اور کیف عامل نہیں۔

۲۱۔ اِذَنْ زَیْدٌ اُکْرِمُكَ

حل ۱۔ سوال یہ ہے کہ اذن عامل ناصب ہے لیکن اکرمک کو منصوب نہیں کیا اگر کوئی اس کا جواب دے کہ فاصلہ کی وجہ سے تو یہ بھی درست نہیں اس لئے کہ عرب کا مقولہ ہے اذن واللہ اکرمک۔ اس میں فاصلہ ہے تب بھی عمل جاری ہے۔ جواب کی تقریر یہ ہے کہ اذن کے معمول پر اگر قسم آجائے تو اذن کے عمل میں حائل نہیں ہوتی اگر قسم کے سوا کوئی اور اسم ہو تو پھر اذن عمل نہیں کر سکتا۔

۲۲۔ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا

حل ۱۔ دراصل سوال یہ ہے کہ اثنتی عشرۃ کی تمیز مونث ہوتی ہے اور مفرد اور یہاں پر یہ دونوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمیز محذوف ہے دراصل یوں تھا اثنتی عشرۃ فرقۃ اور اسباطًا اس اثنتی عشرۃ سے بدل ہے

۲۳۔ دَرَاکِ زَیْدًا

حل ۱۔ دراک اسم فعل بمعنی ادراک ہے (ف) فعال کا وزن اسم فعل میں بمعنی امر قیاسی ہے جیسے ضراب زیدًا ای اضرب زیدًا اگر اس کے خلاف آئے تو وہ قلیل الاستعمال ہوں گے۔

۲۴۔ بَلْهَ زَیْدٍ

حل سوال کی تقریر یہ ہے کہ بلہ اسم فعل بمعنی دَعْ ہے اور مابعد کو منصوب کرتا ہے اور اب اس کا مابعد مجرور ہے۔ جواب یہ ہے کہ جس طرح یہ بمعنی اسم فعل آتا ہے اسی طرح بمعنی مصدر بھی آتا ہے اور مفعول مطلق واقع ہوتا ہے اور یہاں پر بھی ایسے ہوا۔ (ف) بلہ کا استعمال چار وجہوں پر ہے ایک گذر چکی (۲) بلہا اور اس کے مابعد کو منصوب پڑھیں گے اور اس وقت بھی مفعول مطلق سمجھا جائے گا اور اس کا فعل محذوف ہوگا جیسے کہ قسم دوم میں ہے اور زیدًا مفعول بہ ہوگا (۳) بمعنی کیف جیسے بلہ زیدٌ اس وقت کیف ظرف مقدم اور زید مبتدا مؤخر ہوگا۔ ان دو قسموں کو علیحدہ سوالات تصور کیا جائے (۴) اس کی چوتھی قسم مشہور ہے (ف)۔ بلہ بمعنی غیر بھی آیا ہے اور مابعد کو جر مد کرتا ہے۔ نحو قولہ تعالٰی فی الحدیث القدسی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر من بلہ ما اطلعتم علیہ ای من غیرہ ویحتمل انہا علی اصلہا مصدر بمعنی الترک ومن تعلیلیہ ای من اجل ترککم ما علمتموہ من المعاصی۔ کذا اکمال الشمنی،

۲۵۔ هَاكَ زَیْدًا

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حل :۔ ایک بظاہر ماضی معلوم بروزن قال معلوم ہوتی ہے درحقیقت یہ ہا بمعنی خذ اسم فعل ہے پھر کاف بڑھایا گیا اور یہ تثنیہ بڑھایا جاتا ہے اسی طرح مجموع ہے کاف کے بجائے ہمزہ بڑھایا جاتا ہے ہاء ہاؤما ہاؤم اور اسی سے باری تعالیٰ کا قول ھاؤم اقرءوا کتابیہ

۲۶۔ رُوَیْدًا زَیْدًا

حل :۔ رویداً اس کا فعل محذوف ہے اور یہ اس فعل محذوف کا مفعول مطلق ہو کر اس کی نیابت میں زیداً کا ناصب ہوا (ف) روید کی تین حالتیں ہیں (۱) روید بمعنی امہل جیسے کہ مشہور ہے (۲) مفعول مطلق واقع ہو لیکن اس کے بعد مضاف الیہ نہ ہو جیسے فمہل الکفرین امہلہم رویداً (۳) فعل محذوف کا مفعول مطلق ہو کر اپنے مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے رُوَیْدَ زیدٍ اسی طرح فعل محذوف کا مفعول مطلق ہو کر اس کی نیابت میں مابعد کو منصوب کرے اس کی مثال سوال میں گزری ہے۔

۲۷۔ کِتَابَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ

حل :۔ یہ آیت قرآنیہ کا ایک ٹکڑا ہے سوال کی تقریر یوں ہوگی کہ اسمائے افعال کے معمولات یعنی مفاعیل مقدم نہیں ہوا کرتے اور یہاں پر علیکم اسم فعل بمعنی الزموا ہے۔ اور اس کا مفعول کتاب اللہ مقدم ہے۔ جواب کی تقریر یہ ہے کہ یہ علیکم اسم فعل نہیں بلکہ جار مجرور ہے اور کتاب اللہ کا عامل محذوف ہے یعنی کتب اللہ۔ اب یہ جار مجرور اس فعل کے متعلق ہوگا یا اس کے نائب کتاب اللہ سے۔

۲۸ اَیْضًا

حل :۔ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اور اس کا فعل ہمیشہ محذوف اور یہ مفعول مطلق ہے فعل آض محذوف کا۔

۲۹۔ کَانَ زَیْدٌ قَائِمٌ

حل :۔ اس کان کا اسم ضمیر شان ہے اور زید قائم جملہ خبر ہے۔ کذا فی کافیہ لابن حاجب

۳۰۔ تَقُوْلُ زَیْدًا مُنْطَلِقًا

حل :۔ قول کا خاصہ ہے کہ اگر اُسے مفعول ملے تب بھی اسے نصب نہ دے کیونکہ اسے تو مقولہ چاہیئے اور مقولہ جملہ ہوتا ہے۔ اگر اس کے بعد مفرد ہوتا تب بھی تا دیلاً جملہ سمجھ کر مرفوع پڑھا جاتا ہے ان کبھی منصوب بھی ہوتا ہے مفعول سمجھ کر اور یہاں دو اسموں کو منصوب کر دیا۔ جواب یوں ہوگا کہ یہ قول بمعنی ظن ہے اور ظن افعال قلوب سے ہے۔

(ف) بعض کے نزدیک بلا شرط بمعنی ظن اگر دو مفعولوں کو منصوب کرتا ہے اور بعض کے نزدیک چار شرطیں ضروری ہیں (۱) مضارع ہو (۲) صیغہ مخاطب ہو (۳) مسبوق بہ استفہام ہو (۴) درمیان استفہام و فعل فاصل غیر ظرف اور معمول فعل کا نہ ہو۔ صاحب الفیہ فرماتے ہیں ؎

واجری القول کظن مطلقا ✤ عند سلیم نحو قل ذا مشفقا

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۱۔ شَرُفَ رَجُلًا زَيْدٌ

حل :- یہیں وہ افعال کہ بعضم العین ہیں خواہ قبل از نقل یا بعد نقل مضموم ان کو افعال مدح وذم کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اب بات ظاہر ہے کہ شرف کی ضمیر مستتر مبہم ممیز ناصب ہے اور رجلا تمیز ہے اور زید مخصوص بالمدح ہے

۳۲۔ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

حل :- یہ قرآنی آیت ہے اور اشکال نکون مضارع کے منصوب ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے کہ اس کا ناصب کون ہے جواب ظاہر ہے کہ تمنی کے جواب میں فاء واقع ہو تو اس کے بعد اَنْ محذوف ہوتا ہے۔ اور آیت میں لو تمنائیہ ہے اسی بناء پر نکون کی فاء میں اَنْ ناصبہ محذوف ہے۔

۳۳۔ لَا يُمْكِنُ الْوَارِثَ لَخْذُهَا

حل :- الوارث مفعول مقدم اور اخذها فاعل مؤخر ہے اس کے برعکس پڑھنا جہالت ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب فاعلیت ومفعولیت میں التباس پڑ جائے تو اس اسم کو ضمیر کی طرف راجع کیا جائے جو اسم ضمیر متکلم مرفوع کی طرف راجع ہو۔ وہ فاعل ہوگا۔ اور جو منصوب کی طرف راجع ہو وہ مفعول ہوگا۔ جیسے امکن المسافر السفر اس لئے امکنني السفر کہہ سکتے ہیں لیکن امکنت السفر نہیں کہہ سکتے اس کی وضاحت مطلوب ہو تو نعم النحو کا مطالعہ کر

۳۴۔ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوْتٰى عَلَيْكُمْ

حل :- تکونوا کا نون محذوف ہے حالانکہ کوئی ناصب ہے نہ جازم۔ اس کے تین جواب ہیں (۱) ایک لغت یہ بھی ہے جو مضارع کے نون کو بغیر عامل نے حذف کرتے ہیں جیسا کہ دوسری حدیث میں واقع ہوا لا تدخلوا الجنة حتی تؤمنوا۔ (۲) یہ امام مبرد اور کوفیوں کے مذہب کے مطابق ہے کہ کما کا لفظ بھی عامل ناصب ہے (۳) راویوں کے تغیرات سے ہے

۳۵۔ فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ

حل :- یہ قرآنی آیت کا ٹکڑا ہے۔ سوال یہ ہے کہ فاء کی حقیقت تعقیب ہے اب تعقیب کا کیا معنی کہ توبہ نفس قتل کا نام ہے۔ جواب یہ فاء تفسیریہ ہے اور فاء تفسیریہ عرب میں شائع و ذائع ہے جو قولہ علیہ السلام۔ انہم شکوا سعدا انہ لا یحسن ان یصلی (بخاری) قال شراح الفاء ههنا تفسیریہ۔

۳۶۔ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ اِلَّا مَرِيْضٌ

حل :- یہ حدیث شریف ہے۔ سوال یہ ہے کہ مریض مستثنیٰ ہے اور کلام موجب میں واقع ہے تب بھی منصوب نہیں ہوا۔ جواب یہ ہے کہ مریض منصوب لیکن اس سے الف لام حذف کر دیا گیا۔ یہ محدثین کی عام عادت ہے

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیسے کہتے ہیں شمت الشراب الشن میں الف علامت نصب نہیں لکھی اسی طرح ازمی مالک خازن النار میں المالک سے الف لام حذف کر دیا گیا۔

۳۷۔ أَكْلًا وَذَمًّا

حل:۔ دونوں مفعول مطلق ہیں اور دونوں کے فعل محذوف ہیں مثلاً یاکل اکلاً ویذم ذمًّا کھانا اور پھر مذمت بھی کرنا یہ اس وقت جب کسی سے نفع اٹھایا جائے اور پھر اس کی مذمت بھی کی جائے حالانکہ وہ ذم کا مستحق بھی نہ ہو۔ قال سیدی احمد رضا قدس سرہ فی ذم النجدیۃ المارای تہور اتہم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؎

تیرا کھائیں اور تیرے غلاموں سے الجھیں — ہیں عجب کھانے غرانے والے!

۳۸۔ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ

حل:۔ یہ قرآنی آیت کا جملہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ نسوۃ مونث ہے اور فعل مذکر حالانکہ قاعدہ ہے کہ فاعل مونث ظاہر بلا فصل ہو تو واجب ہے کہ فعل بھی مونث ہو (جواب) قاعدہ ہے کہ جمع مکسر کیلئے فعل مونث لاؤ خواہ مذکر۔ اور نسوۃ جمع مکسر ہے نساء کی۔

۳۹۔ بَاكِرْ تَسْعَدْ

حل:۔ باکر امر از مباکرۃ بمعنی تڑکے اٹھنا اور تسعد مضارع امر کی وجہ سے مجزوم ہے معنی یہ ہوا کہ تڑکے اٹھو تاکہ سعادت مند ہو۔

۴۰۔ اِلَّا حَظِيَّةً فَلَا اَلِيَّةً

حل:۔ دراصل عبارت یوں ہے۔ ان لم تکونی خطیۃ فلا تکونی الیۃ۔ اگر تو صاحب رتبہ نہ ہو تو کوتاہی کرنے والی بھی نہ بن۔ اس عورت کیلئے کہا گیا ہے۔ جو اپنے خاوند کو مرغوب نہ ہو کہ اگر خاوند کی محبت میسر نہیں تو تو اپنی طرف سے خدمت و محبت میں کمی نہ کر۔ اب اس مطلب کیلئے ہے کہ اگر لوگ تیری طرف متوجہ نہیں ہوتے تو تو ان کی مدارت کرکے اپنا مطلب نکالو۔

خطیۃ خطوۃ سے مشتق ہے بمعنی مرتبہ و عزت۔ الیۃ الوٌّ بمعنی کوتاہی سے مشتق ہے الیۃ بمعنی کوتاہی کرنے والی

۴۱۔ اَلذِّئْبُ خَالِيًا اَسَدٌ

حل خالیا الذئب سے حال ہے ابن مالک کے نزدیک مبتدا سے بھی حال واقع ہو سکتا ہے۔

۴۲ اَلْبَتَّةَ

حل:۔ ہمیشہ اس کا فعل محذوف رہتا ہے۔ بت البتۃ تھا۔ اب بمعنی ضرور و لازم کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۳۔ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

حل:۔ یہ حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ زُر امر از زَارَ یَزُوْرُ زِیَارَۃً سے ہے۔ غِبًّا اس کا مفعول فیہ بھی ہو سکتا ہے۔ تَزْدَدْ مضارع ہے وہ اصل تَزْدَادُ تھا۔ تاء ثانی دال سے تبدیل ہوئی۔ الف امر کے جواب کی وجہ سے گرا۔ حُبًّا اس کا مفعول ہے۔

۴۴۔ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ

حل:۔ اس میں دو وجہیں ہو سکتی ہیں، یا مفعول ہے اس کا فعل مقدر ہے لَا اَتَیْتُمْ مَرْحَبًا بِکُمْ یا مفعول مطلق ہے۔ وہ اصل عبارت تھی۔ لَا رَحُبَتْ بِکُمْ مَرْحَبًا۔ زیادہ مناسب پہلی ترکیب ہے۔

۴۵۔ اَطْرِقْ كَرًا اِنَّ النَّعَامَةَ فِي الْقُرٰى

حل:۔ کرا دراصل کروان تھا اس کی ترخیم کی گئی اور حرف ندا گرا دیا۔ اس کی مزید تحقیق فقیر کی شرح کافیہ و شرح جامی میں ہے۔

۴۶۔ عِشْ رَجَبًا تَرَ عَجَبًا

حل:۔ عِشْ امر از عاش، رجبًا ظرف ہے تَرَ دراصل تَرٰی تھا امر کی وجہ سے گر گیا معنی یہ ہے کہ رجب تک زندہ رہو عجائبات دیکھو گے۔

مشہور ہے کہ حارث نے اپنی زبان دراز عورت کو طلاق دے دی۔ پھر عورت نے جس شخص سے بعد ختم عدت نکاح کیا وہ حارث سے کم تھا۔ وہ حارث کو مل گیا۔ حارث نے عورت کے برے حالات کی طرف اشارہ کرکے کہا رجب یعنی عدت کے زمانہ کو ماہ رجب سے تشبیہ دی گئی۔ رجب حرام مہینہ تھا۔ یعنی جیسے جب تم نے عدت گزار دی تو عجائبات دیکھو گے۔ حارث کی مراد یہ تھی کہ عدت کے بعد جب تو اس عورت کے ساتھ رہے گا تو اس کے عجیب حالات دیکھے گا۔ اس سے وہ اعتراض دفع ہو گیا کہ رجب غیر منصرف ہے۔ اب اسے کیوں منصرف پڑھا گیا۔ البتہ رجب غیر منصرف ہوگا کہ اِذْ نکرہ منصرف۔

۴۷۔ اَكْذَبُ مِنْ يَلْمَعَ

حل:۔ یلمع سے مراد سراب ہے یعنی وہ سراب سے بھی زیادہ جھوٹا ہے۔

۴۸۔ بَعْدَ اللُّتَيَّا وَالَّتِي

حل:۔ یہ مثل یوں ہے بعد اللتیا والتی لا اتزوج ابدا۔ یعنی ایک شخص نے ایک پست قد عورت سے شادی کی۔ اس سے تکلیفیں پہنچیں اسے چھوڑ کر دراز قد سے شادی کی جو دراز قد تھی۔ اس سے بھی تکلیفیں پہنچیں تو کہا کہ بعد اللتیا والتی اس کے بعد میں ہرگز شادی نہیں کروں گا۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۹۔ نَاجِرًا اِبْنَاجِرٍ

حل :۔ اصل عبارت یوں ہے ا بیعک ناجرا بناجر۔ یعنی نقد انقد بیچوں گا

۵۰۔ مَا اَنْتِ بِحَيَّةٍ وَلَا سَبِيَّةٍ

حل :۔ ما مشبہ بلیس ہے یعنی نہ تو نجات یافتہ ہے اور نہ مفید

۵۱۔ مَتَى انْتَفَى انْتَفَى

حل :۔ ترکیب تو آسان ہے کہ متی شرطیہ ہے لیکن یہ ترکیب صرفی صیغہ لگا کر یاد پوچھی جائے تو قدرے مشکل ہے ۔

۵۲۔ اِيْبَا يَزِيْدَ يَزِيْدُ

حل :۔ اسے فقیر نے مشکل صیغوں کی بحث میں بھی لکھا ہے۔ امراز اُولی یَاْوِیْ بمعنی وعدہ کردن مھموز الفاء ولفیف مفروق ہوں گی ابا یزید کا یاء الف سے تبدیل ہوا قانون ہے کہ جب دو ہمزے یکجا آئیں ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے تبدیل کرتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ اے ابویزید کے ساتھ وعدہ کر لے یزید۔ یزید منادی ہے اور اس کا حرف ندا محذوف ہے۔

۵۳۔ رَأَيْتُ جَعْفَرًا فِي جَعْفَرٍ عَلَى جَعْفَرٍ يَأْكُلُ جَعْفَرًا

حل :۔ ترکیب تو اتنا مشکل نہیں البتہ لفظ جعفر سے اشکال ہے اس کے چار معانی ہیں (۱) نام مرد (۲) نہر (۳) حمار رہا خربوزہ۔ اب معنی یہ ہوا کہ میں نے جعفر کو نہر میں گدھے پر دیکھا کہ وہ خربوزہ کھا رہا تھا۔

۵۴۔ اَشْهَدُ عَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حل :۔ ترکیب میں اشکال صرف عنّ سے ہے کہ یہ کون ہے کہ جس نے محمدا کو منصوب کر دیا۔ یہ دراصل اَنّ ہے بنو تمیم و بنو قیس کے نزدیک ہمزہ کو عین سے تبدیل کرنا جائز ہے کما قال مولانا عبد الرسول نے

ہم و استعمال خود گاہ بنی قیس و تمیم !! میکنند با عین مبدل ہمزہ مفتوحہ را !!

۵۵۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حل :۔ اشکال اس میں ہے کہ محمد رسول اللہ کو سابقہ جملے سے کیا تعلق ہے۔ جواب یہ ہے کہ بوجہ کثرت استعمال یا بوجہ اتصال واؤ عاطفہ گرادی گئی ہے اور جملہ کا عطف جملہ پر ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ ان دونوں اسموں میں ایسا قوی رابطہ ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں جو ان میں سے جدائی ڈالے وہ نہ ملنے کے برابر ہے۔

۵۶۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حل :۔ اشکال یوں ہے کہ رب العلمین اللہ کی صفت نہیں ہو سکتی اس لیے کہ قاعدہ ہے کہ صیغہ صفت بعد از اضافت

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی نکرہ رہتا ہے اور اللہ صمد ہے معرفہ ہے اور صفت نکرہ مطابقت صحیح نہیں۔ اگر بدل بنائیں تب بھی جائز نہیں جواب یہ ہے کہ جو صیغہ صفت ہمیشگی کا معنی دے یعنی وہ صفت اپنے موصوف سے منفک الانقطاع ہو۔ وہ معرفہ کا حکم رکھتی ہے اسی لحاظ سے اسے صفت بنانا جائز ہوا۔

۵۰۔ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا

حل :۔ ضبحا مفعول مطلق ہے فعل ہی کا محذوف ہے ای تضبح ضبحا جملہ حال ہے والعادیات سے۔ کذا قال المفسرون وکذلک قدحا۔

۵۸۔ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا

حل :۔ صُبْحًا مفعول فیہ ہے المغیرات کا اور نقعًا اثرن کا مفعول بہ ہے وعطف الفعل ای عطف فاثرن علی الاسم ای علی العادیات الخ لانہ فی تاویل الفعل ای واللاتی عدون فاغرن الخ

حل	جملہ	نمبر شمار
سوال یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں فیقول منصوب کیوں ہے پھر اس کے بعد فَاَصَّدَّقَ منصوب ہے تو پھر اَكُنْ مجزوم کیوں؟ جواب، فیقول منصوب ہے اس لئے کہ یہ انفقوا امر کے جواب میں واقع ہے اور فَاَصَّدَّقَ اس لئے منصوب ہے کہ وہ لَوْ لَا کے جواب میں واقع ہے اور اَكُنْ مجزوم اِنْ حرف شرطیہ مع شرطِ محذوف کی جزا کی وجہ سے کہ دراصل عبارت یوں تھی۔ اِنْ اَخَّرْتَنِيْ اَكُنْ الخ (حقانی تفسیر صفحہ ۱۳۱ جلد ۸)	وانفقوا مما رزقنا کم من قبل ان یاتیکم الموت فیقول رب لو لا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین	۵۱

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۶۰	إِنْ قِيدَ انْقَادَ	قید فعل مجہول بمعنی بیع ۔ انقاد ماضی معلوم از انقیاد ترکیب ، ان شرطیہ قید فعل ماضی مجہول شرط انقاد : فعل ماضی معلوم از انقیاد جزا۔ ترجمہ ، اگر باندھا جائے تو سر جھکا دے یہ حدیث شریف کا ایک جملہ ہے اصل حدیث یوں ہے۔ المؤمن کالجمل ان قید انقاد وان استنیخ علی صخرۃ استناخ (روح البیان ص ۲۳۰/ج ۶ سورہ فرقان آخری رکوع) ترجمہ ، مومن اونٹ کی طرح ہے اگر اسے باندھا جائے تو سر تسلیم خم کرے اگر اسے پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔
۶۱	كَانَ رَسُولًا نَبِيًّا	سوال پیدا ہوتا ہے نَبِيًّا رَسُولًا کی صفت ہے اور قاعدہ ہے کہ خاص صفت کے بعد عام صفت نہیں آتی ہے اور ظاہر ہے کہ رسول صفت خاص اور نبی صفت عام ہے۔ (جواب) نبیًا رسولًا سے حال ہے۔ (اتقان للسیوطی ج۲)
۶۲	الحمدُ للّٰہ ربِّ العالمین بنصب رب العالمین و رفعہ	فصاحت کے تقاضا پر صفات پر مختلف اعراب لانا جائز ہے۔ (تفصیل فقیر کی کتاب احسن البیان حصہ دوم پڑھئے)
۶۳	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ	(سوال) امراتہ مرفوع ہے اور یہ اس کی صفت ہے تو پھر منصوب کیوں (جواب) فصاحت کے قواعد میں ہے کہ صفات مدح ہو یا ذم مختلف اعراب لانا جائز ہے۔
۶۴	والمؤمنون یؤمنون	(جواب) فصاحت کے قانون میں ہے کہ صفات کو مختلف اعراب

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
	باللہ الخ چھٹے پارہ میں ہے اس کے بعد والمقیمین الصلوٰۃ پھر مرفوع پھر منصوب والموفون بعھدھم تک ایسا کیوں ہے؟	کے ساتھ لانا جائز ہے۔ یہ صفات مدح میں سے ہے تفصیل فقیر کی کتاب احسن البیان میں دیکھیے۔
٦٥	قَدَّ مَتْنِیْ زَیْدٌ فِی الْمِحْرَابِ	(جواب) (ترجمہ) زید نے میری پیٹھ محراب میں پھاڑی۔ قَدَّ علیحدہ لفظ ہے مَتْنِیْ میں متن مضاف یاء متکلم مضاف الیہ ہے۔ طالب علم کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ یہ تقدیم سے ہے واحدہ مؤنث کا صیغہ ہے حالانکہ یہ صریح غلط ہے کیوں کہ مؤنث کا صیغہ اور فاعل کہاں اور زید مرفوع کیوں۔
٦٦	بَارَکَ اللہُ فِیْ مِنْ زَارَ وَخَفَّفْ	سوال یہ ہے کہ مِنْ حرف جارہ پر فی کا داخلہ کیسا جواب یہ مَنْ موصولہ ہے جیسے عوام رب کبر الیم پڑھتے ہیں۔ (الامثال العامیہ)
٦٧	بَلَدَکَ اللِّیْ تُرْزَقُ فِیْہَا مَا ھِیْبَ اللِّیْ تُوْلَدُ فِیْہَا	اللی بمعنے الذی یہاں ما ھِیبْ کی وجہ سے اشکال ہے تو یاد ہے کہ ما ھیب بمعنے ماھی ہے اب کوئی اشکال نہیں۔ (الامثال العامیہ)
٦٨	حَیَّ قُدَیْرِیْ وَاَعْمِرْہٗ یَا بُعْدَ بَطْنِ الْمَرَّہ	یہ دو دعاؤں کا مجموعہ ہے حَیَّ امر ہے بمعنے تا دیر رکھ دراصل اللھم حی تعالیٰ اور قدیری قدرت کی تصغیر ہے بمعنے ہانڈی۔ اَعْمِرْ

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
		اِغْمَارُ سے ہے امر کا صیغہ ہے بمعنے اجعلہ حامرأ یعنی محفوظ رکھ اور بچا اور یا بعد یہ تفدیہ کا کلمہ ہے ای جعلت المرأۃ فداك المرہ بمعنے المراۃ ہے اب معنی یہ ہوا۔ اے اللہ! میری باندی کو تادیر سلامت رکھ اور میں اس پر اپنی تجھ کو فدا کرتا ہوں۔ (الامثال العامیہ) (مزید تفصیل فقیر کی کتاب "الاضاحیك" میں دیکھئے)
۶۹	هٰذا زیداً	(سوال) ہذا اسم اشارہ کے بعد مرفوع کے بجائے منصوب کیوں؟ (جواب) یہ ھا اسم فعل بمعنے خُذْ ہے ھَا تنبیہ کا نہیں ذا اسم اشارہ مفعول بہ زیداً اس کا مشار الیہ ہے اسی لئے منصوب ہے۔
۷۰	تُبَیْنَكَ یَاعُوَفَہ وَ مُوَیْهَكَ البارد	دراصل عبارت یوں ہے "الزمی تبینك و مویهك البارد یا ایتھا البقرۃ" (ف) تبین تبن کی تصغیر ہے بمعنے گھاس اور مویہ موہ کی بمعنے پانی اور عوفہ گائے۔ (تفصیل فقیر کی کتاب الاضاحیك میں ہے)
۷۱	تَشْرِیُ وَحِنَّا فِ مَصَابِیْحِكَ	حِنّا (بکسر الحاء وفتح النون مع تشدیدھا) بمعنے نخ اب ترکیب آسان (الامثال العامیہ)
۷۲	الی تکلمت باللیل فاخنت والی تکلمت بالنہار فالتفت (الامثال العامیہ)	الی بمعنے اذا ہے اس طرح کی بہت سی مثالیں عرب میں موجود ہیں جب اصل فعل پر الی داخل ہو تو سمجھنا وہ اذا ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۳،	اِنْ مَا مَضَا شْ مَا تلَاشْ (الامثال العامیہ)	یہ دراصل ما مضیٰ شئی ما تلی شئی تھا۔ شئی کے بجائے صرف شین پر اکتفا کیا گیا ہے۔
۴،	اُوْطْ وتَتْیِقَّلَ میرے کاندھے پر جتنا مرضی آئے بوجھ ڈالدے یہ وہ شخص بولتا ہے جسے ہر طرح کے بوجھ اٹھانے کی استعداد ہو	اُوْطْ (بضم الہمزہ واسکان الواو ثم طاء ساکنۃ فی الوقف صیغۂ امر از وطئ اور تتیقل بکسر التاء وفتح الثاء واسکان الیاء وفتح القاف ثم لام ای تثاقل امرای کن ثقیلاً (الامثال العامیہ)
۵،	الرجال خشب اِلَیُوْنَ یَتَقَارَبُوْنَ	اِلَیُوْنَ دراصل اِلٰی اَنْ ہے اسی نقطہ سے اشکال تھا۔ اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
۶،	الرجل خشب اِلْمَا یتقاربون	اِلْمَا دراصل الی مَا تھا اور ما مصدریہ ہے اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
۷،	الناس بِاَیْشْ وَ ھُوَ بِاَیْشْ	بائش دراصل بای شئی تھا۔ یہ اس شخص کے لئے بولتے ہیں جو دوسروں کی خوشی اور غم میں شریک نہ ہوتا ہو۔ (الامثال العامیہ)
۸،	وِشْ یا بَعُوْضَۃُ	وشْ ایُّ شئی تھا۔ یہ کسی کی تحقیر پر بولتے ہیں۔ (الامثال العامیہ)
۹،	وَیْنَ ما امسیٰ ارسیٰ	وَیْنَ دراصل ایْنَ تھا آی اینما امسیٰ ارسیٰ ارلی

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
		"ارسی بمعنی قلاد سفینة" اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو ہر جگہ پھرتا ہے۔ (الامثال العامیہ)
٨٠	ذهب المداوی واللی ینقل الدوا (الامثال العامیہ)	اللی یعنی الذی اب ترکیب آسان ہے۔
٨١	الارض ما تعلم باللی فیها (الامثال العامیہ)	اللی یعنی الذی اب ترکیب آسان ہے۔
٨٢	الی اکلت بصلاً فکثّر	الی بمعنی اذا ہے اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
٨٣	الی اکل زادكُ فرحب	الی بمعنی اذا ہے اب ترکیب آسان ہے۔ (الامثال العامیہ)
٨٤	اِلی بَغَیتَ الاِمیر فنادِی الوَزِیر (الامثال العامیہ)	الی بمعنی اذا ہے اب ترکیب آسان ہے۔
٨٥	الی بغیت تفسدہٗ فواعدہٗ وغرّہٗ	الی بمعنی اذا ہے اب ترکیب آسان ہے اور غُرّ امراز مردود ہے۔ (الامثال العامیہ)
٨٦	الی بغیتَ تضمنها فَاَنشِدْ عن امها (الامثال)	الی بمعنی اذا ہے اور تضمنہ سے نکاح مراد ہے اور ھا کا مرجع وہ عورت ہے جس کا نکاح مطلوب ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۸۷	الی نعیت الفراق فاطلب مالا یطاق (الامثال العامیہ)	الی بمعنے اذا ہے
۸۸	لا تصلوا علی النبی	نبی بند جگہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے اب کوئی اشکال نہیں۔ یہ لغوی اشکال ہے اسے نحوی بھی بنایا جاسکتا ہے۔
۸۹	لا تزل الضعیف علك ان ترکع یوماً والدھر قد رفعه	اشکال ظاہر ہے جواب یہ ہے کہ علك دراصل لعلك تھا۔ اب ترکیب ظاہر ہے۔ (المنیط السعدی)
۹۰	مَنْ اَخَذَ اُمتی فھو عبی	مَنْ جارہ نہیں بلکہ (بالفتح) موصولہ ہے۔ اسے بعض عرب بالکسر پڑھ دیتے ہیں۔ (الامثال العامیہ) اخذ بمعنے تزوج
۹۱	جاكَ الموتُ یا تارکَ الصلوٰۃِ	جاكَ میں کاف خطاب کا ہے اسی لئے اشکال ہے اس کا حل یہ ہے کہ یہ عبارت دراصل جاءكَ تھا۔ اسی لئے اب کوئی اشکال نہ رہا۔ (الامثال العامیہ)
۹۲	جاءٗ ابوا ذینتین	جاءٗ دراصل جاءہٗ تھا اور اُذَینتَین اُذَینۃ کا تثنیہ اور اُذَینۃ اذن کی تصغیر ہے۔ (الامثال العامیہ)

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۹۳	بجرادُ ماھُوبٌ بمعیدہٖ اَمسِ	ماھوب کوئی علیحدہ اسم نہیں بلکہ یہ ماھو ہے اور ب زائدہ ہے ما نافیہ ہے اور معید اسم ظرف از تبعید تشکار کردہ شدہ (الاشکال العامیہ)
۹۴	اذا ما غدوْنا قَالَ وُلْدَانُ اھلھا تعالوا اَنْ یاْتِنَا الضَّیفُ یَخْطبُ	اشکال یہ ہے کہ اَنْ ناصبہ ہے لیکن یہاں پر اس نے جزم دی ہے جواب یہ ہے کہ یاْتِنا کی یاء اَنْ کی وجہ سے نہیں گری بلکہ سیاق کلام سے گرگئی ہے اس معنی پر اَنْ جازمہ نہیں اور نہ ہی اس کے عمل سے یاء گرگئی ہے.
۹۵	اذن اظنُّکَ صادقاً	اشکال یہ ہے کہ اِذَنْ عامل ناصب ہے لیکن یہاں اَظُنُّکَ میں عمل نہیں کیا اس کا جواب ہے کہ اذن کے عمل کرنے کی ایک شرط یہ ہے کہ مابعد بہ نسبت ماقبل کے مستقبل ہو یہاں یہ شرط مفقود ہے (شرح مأتہ عامل گھوڑی کلاں)
۹۶	اِنَّكَ اِنْ یُصْرَعْ اَخُوكَ تُصْرَعُ	سوال یہ ہے کہ اِنْ شرطیہ کی شرط و جزاء ہر دونوں مضارع ہوں تو شرط و جزاء کا مجزوم ہونا واجب ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ شاذ ہے (شرح مأتہ عامل گھوڑی کلاں) قاعدہ اِنْ : اِنْ چار قسم ہے. (۱) مخففہ من المثقلہ لقولہ تعالیٰ وان وجدنا اکثرھم لفاسقین، (۲) ان نافیہ کقولہ ان الکٰفرون الا فی غرور، (۳) اِنْ زائدہ کما قال الشاعر وما ان طبنا جبنٌ ولکن منایا ودولۃٌ اخرینا

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
		(۴) شرطیہ جو دو جملے چاہتا ہے (۱) شرط (۲) اجزاء (وفیہ بحث جلیل فی النحو بالتفصیل) والا فلتنظر فی کتابی احسن البیان الجزء الثانی وکتابی نعم الحامی شرح شرح الجامی
۴۷	اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَاباً یَوْمَ القِیٰمَةِ المُصَوِّرُوْنَ (قیامت میں شدید ترین عذاب تصویر سازوں کو ہوگا)	اشکال یہ ہے کہ اِنَّ کا اسم من اشد الناس تو نہیں کیونکہ وہ ظرف ہے اور لامحالہ اس کا اسم المصورون ہے اور اس کا اسم منصوب ہونا چاہیئے نہ کہ مرفوع۔ جواب:۔ اس کا اسم محذوف ہے جسے ضمیر شان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ف: تصویر کھینچنا اور کھچوانا حرام ہے اس کی تاویل ناقابل قبول ہے تفصیل فقیر کے رسالہ "اسوا التعذیر" میں ہے
۴۸	اَنْ تَقْرآنِ عَلٰی اَسْمَاءَ وَیْحَکُمَا مِنَ السَّلَامِ وَاَنْ لَا تُشْعِرَا اَحَدًا	اشکال ظاہر ہے کہ اَنْ ناصبہ ہے لیکن تقرآن پر عمل نہیں کیا۔ جواب: کوفیوں نے کہا کہ یہ مخففہ من المثقلہ ہے لیکن یہ غلط ہے کیوں کہ اس کا قاعدہ ہے کہ ان مخففہ کے بعد سین یا سوف یا لم جازمہ یا قد یا کوئی اور فاصلہ ضروری ہے جیسے علمت ان سیکون منکم مرضی اور علمت ان سوف یقوم زید اور علمت اَنْ لَمْ یَقُمْ اور لیعلم اَنْ قد ابلغوا رسالات ربھم وغیرہ وغیرہ اسی لئے کوفیوں نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ صرف یہ کہدیا کہ یہ شاذ ہے۔ صحیح جواب بصریوں کا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ اَنْ مصدریہ

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
		یہ محمول ہو ما مصدریہ ہے جیسے ما مصدر غیر عامل ہے یہ بھی اس کے محمول ہونے کی وجہ سے عمل نہیں کررہا۔ (گھوٹوی)
۹۹	صِبْغَةَ اللّٰه	منصوب ہے فعل محذوف ہے دراصل "اِلْزَمُوْا صِبْغَةَ اللّٰهِ" تھا۔
۱۰۰	عليكم السّكينة منصوب کیوں حالانکہ علیکم خبر مقدم السکینۃ مبتدا مؤخر مرفوع ہونا چاہیئے۔	علیکم اسم فعل بمعنے اَلْزَمُوْا ہے۔ اب اشکال نہ رہا۔
۱۰۱	حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ	اشکال یہ ہے کہ نَغْفِرْ مجزوم کیوں ہے؟ حالانکہ یہاں جازم کوئی نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ حِطَّةٌ اسم فعل ہے بمعنے حُطَّ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا اور امر کے جواب میں مضارع مجزوم ہے۔
۱۰۲	اُشْرُكُوْا مَكَانَكُمْ	اشکال یہ ہے کہ مَكَانَكُمْ مفعول بہ نہیں بن سکتا اور نہ ہی مفعول فیہ تو پھر منصوب کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا عامل اَلْزِمُوْا محذوف ہے۔
۱۰۳	قَالَ زَيْدٌ تحت الشجرة فنقض وُضُوْءُهٗ	ترکیب تو مشکل نہیں صرف طالب علم لفظ قال سے گھبراتا ہے کہ قول سے وضوء کیوں ٹوٹ گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ قال از قیلولہ ہے یعنے زید نے درخت کے نیچے قیلولہ کیا

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
		کیا تو اس کا وضو ٹوٹ گیا۔
۱۰۴	رَأَیْتُ کُمَیْتاً عَلٰی کُمَیْتٍ یَشْرَبُ کُمَیْتاً	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہوا اسی لیئے اشکال پیدا ہوگیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے پہلے کمیت سے ایک شخص مراد دوسرے کمیت کا معنیٰ ہے گھوڑا تیسرے سے شراب مراد ہے اب معنیٰ یوں ہے کہ میں نے کمیت نامی شخص کو گھوڑے پر شراب پیتے دیکھا۔
۱۰۵	رَأَیْتُ کِلَابَ کِلَابٍ یَاکُلُوْنَ کِلَاباً فِیْ کِلَابٍ	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ کلاب مختلف معنوں میں مستعمل ہونے سے مشکل بن گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے کلاب سے ایک شخص مراد ہے۔ دوسرے اور تیسرے سے کلب کی جمع یعنے کتے چوتھے جنگل مراد ہے اب معنیٰ یہ ہوا کہ میں نے کلاب نامی شخص کے کتوں کو دیکھا کہ وہ جنگل میں کتوں کو کھا رہے تھے۔
۱۰۶	کَلَبَ کَلْبٌ فِیْ کَلَبٍ رَجُلاً	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ عرفی اور مصدری معنیٰ میں یکجا آجانے سے مشکل ہوگیا ہے کَلَبَ ماضی ہے بمعنے کتے نے کاٹا تیسرے جنون کتے کا یعنے باؤلا ہونا اب معنیٰ یہ ہوا کہ کتے نے باؤلا پن میں مرد کو کاٹا۔
۱۰۷	عَقَرَ عَقْرٌ مِنْ عَقْرٍ	یہ ترکیب مشکل نہیں صرف ایک لفظ کے کئی معنوں میں مستعمل ہونے سے اشکال پیدا ہوگیا ہے پہلا عَقَرَ ماضی ہے بمعنے

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
		پکڑ لے دوسرے سے مطلق زمانہ تیسرے سے وقت معروف مراد ہے یعنی زمانے نے معمرے سے اسے پکڑ لیعنے تباہ وبرباد کیا۔
۱۰۸	بَطْنُ کُبَیْرٍ کُبَیْرٍ کُبَیْرٍ	کبیر اول وثانی بمعنے کلاں اور درمیانہ کبیر مرکب ہے از کاف و بیر بمعنے کنواں سے اب معنیٰ یہ ہے کہ بڑا پیٹ بڑے کنوئیں جیسا ہے۔
۱۰۹	طاف عَبْدَا اللّٰهِ بِالْبَیْتِ سَبْعَۃً	یہ ترکیب اسی لئے مشکل نظر آرہی ہے عبدا اللہ منصوبا کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عبدا اللہ تثنیہ کا صیغہ ہے کہ اس کا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔
۱۱۰	جاءنی اِلّا زیدٍ	اس میں اشکال یہ ہے کہ اِلّا جارہ تو نہیں تو پھر زید مجرور کیوں اس کا جواب یہ ہے کہ اٰلا بمعنے پیغام ہے اور مضاف ہو کر جاءنی کا فاعل ہے۔
۱۱۱	قالوا اَعْدَاءُنَا احبابُنا	اشکال کا جواب یہ ہے کہ قالوا جمع کا صیغہ ہے اسم فاعل دراصل قالون تھا از قلی یقلی معنیٰ یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کے دشمن ہمارے محبوب ہیں۔
۱۱۲	اِنَّ ھند المحبّۃ الحسناء	اِنَّ دراصل اِ تھا صیغہ امر بمعنے وعدہ کر اس پر نون مشددہ ہے ھند منادی ہے اس کی ندا کا حرف محذوف ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۱۳	إِنِّيْ زَيْدًا أُذْهِبُنَا	یہ دراصل إِنْ کُلِّ تھا نون کو نون میں ادغام کیا گیا ہے اب ترکیب آسان ہے۔ اب معنٰی یہ ہوا۔ اگر میں زید کو دوست رکھتا ہوں تو وہ مجھے لے جائیگا۔
۱۱۴	حدت حامد احمداً حميداً اوغاية شكره دهراً مديدا	ترکیب یہ ہے کہ حمداً مفعول مطلق حمیداً مفعول بہ و مفعول معہ دھراً مفعول فیہ مدیدا صفت ہے۔ اب اشکال نہ رہا۔
۱۱۵	أَنَا كُنْتُ لَيْلاً فِ السوق	یہ ترکیب آسان ہے صرف یہی ہے کہ أَنَا مبتدا ہے۔
۱۱۶	أَنَّ زيداً فى الدار	أَنَّ فعل ماضی بمعنے رو یا زید داریں۔ باقی ترکیب ظاہر ہے۔
۱۱۷	إِنَّ فِرْعَوْنَ وموسىٰ فى النار	"بے شک فرعون نار میں ہے" (موسیٰ کی قسم) ترکیب تو آسان ہے صرف اشکال یوں تھا کہ فرعون پر موسیٰ کا عطف ہو تو کفر لازم آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دوزخ میں کیسے اب اشکال دور ہوا کہ واؤ قسمیہ ہے۔
۱۱۸	النارُ فى الشتاء خيرٌ مِنَ اللهِ ورَسُولِهِ	(اللہ و رسول (عز و جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی قسم سردی میں آگ بہتر ہے۔ اشکال یوں تھا کہ آگ اللہ و رسول (عز و جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) سے کیسے بہتر ہو سکتی ہے۔ جب بتایا گیا کہ واؤ قسمیہ ہے تو اشکال نہ رہا

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۱۹	یَادَرُوِ دَ زَیدًا	اے درویش زید کو دیکھ دَرُوِ درویش کا مرخم اب ترکیب آسان ہے۔
۱۲۰	مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَاقْتُلُوْہُ	جو نبی علیہ السلام کو بددعا کرے اُسے قتل کردو۔ اشکال تھا کہ نبی علیہ السلام پہ درود پڑھنا ثواب لیکن یہاں اس کے برعکس ہے۔ اب ترجمہ سے اشکال دور ہوا کہ یہاں پر صلوٰۃ بمعنے دعا ہے اس کے بعد علیٰ آیا ہے۔ بددعا کا معنیٰ پیدا کر دیا۔ اب اشکال نہ رہا۔
۱۲۱	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اس کی چند ترکیبیں ہیں (۱) لا نفی جنس الٰہ اس کا اسم اس کی خبر موجود محذوف اِلٰہ موصوف اِلَّا بمعنے غیر صفۃ۔ اب ترکیب ظاہر ہے اِلَّا بمعنے غیر کی تحقیق فقیر کی کتاب نعم الحامی میں ہے۔ (۲) لا نفی جنس الٰہ اسم الا اللّٰہ اس کی خبر (۳) لا نفی جنس الٰہ مبدل منہ الا اللّٰہ بدل (۴) لا نفی جنس الٰہ معطوف علیہ الا اللّٰہ بیان آخری دو ترکیبوں میں موجود لا کی خبر محذوف ہوگی۔
۱۲۲	مَا اَحْسَنَہٗ	ما مبتدا احسنہ اس کی خبر ہے۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ اس لئے کہ تعجب کا فعل ہے۔
۱۲۳	وَاَحْسِنْ بِہٖ	احسن امر بمعنے آخستَ ماضی بہ میں ضمیر کے بجائے اسم ظاہر مثلاً اس کا فاعل بہ کی باء زائدہ ہے۔ فعل فاعل سے مل کر

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲ ۔ لاحول ولاقوة الا باللہ :۔

قاعدہ ۵ : جب کہ لائے نفی جنس بطریق عطف مکرر واقع ہو اور ان دونوں کے بعد ان کا اسم نکرہ مفردہ بلا فصل واقع ہو جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں کہ اس میں لائے نفی جنس ہوا ہے ایک حَوْلَ پر ہے اور دوسرا قُوَّۃَ پر ہے اور ان کے درمیان واؤ عطف ہے اور پھر ان دونوں کا اسم نکرہ مفردہ بلا فصل واقع ہے پہلے کا حَوْلَ ہے اور دوسرے کا قُوَّۃَ تو ایسی صورت میں ان دونوں کے اسم میں پانچ وجہ جائز ہیں۔

(۱) یہ کہ دونوں مبنی بر فتح ہوں اور دونوں جگہ لَا نفی جنس کا جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اگر دو جملے مانے جائیں تو تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلَ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ (اللہ کی مدد کے سوا کسی کی مدد سے گناہ سے نہیں بچ سکتے اور اللہ کی مدد کے سوا کسی کی مدد سے طاعت پر قوت نہیں ہے)

ترکیب : لَا نفی جنس کا حَوْلَ مصدر عَنْ حرف جار اَلْمَعْصِیَۃِ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا حَوْلَ اپنے متعلق سے مل کر اسم ہوا لَا کا ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل ب حرف جار اَحَدٍ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ منہ ہوا اِلَّا حرف استثناء ب حرف جار اللہ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی لَا کی لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا ہوا واؤ حرف عطف لَا نفی جنس کا قُوَّۃَ مصدر عَلٰی حرف جار الطَّاعَۃِ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا قُوَّۃَ کے قوۃ اپنے متعلق سے مل کر اسم ہوا لَا کا ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل ب حرف جار اَحَدٍ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ منہ ہوا اِلَّا حرف استثناء ب حرف جار اللہ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی لَا کی لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا اور ایک جملہ مانا جائے تو لَا قُوَّۃَ مفرد کا عطف لَاحَوْلَ مفرد پر ہوگا اور دونوں کی ایک خبر محذوف ہوگی اور تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ ثَابِتَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۲) یہ کہ دونوں کا رفع ہو اور دونوں جگہ لَا زائدہ اور رفع ان کے مبتدا ہونے کے سبب سے ہے جیسے لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ اور اگر ایک جملہ مانا جائے تو تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلَ

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَا قُوَّۃٌ ثَابِتَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ترکیب: لا ملغی حَوْلٌ معطوف علیہ واؤ حرف عطف لا ملغی قُوَّۃٌ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا ثَابِتَانِ اسم فاعل بِاَحَدٍ جار مجرور مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء بِاللّٰہِ جار مجرور مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثَابِتَانِ کے ثَابِتَانِ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور اگر دو جملے مانے جائیں تو تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلٌ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃٌ عَلَی الطَّاعَۃِ ثَابِتٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ

(۳) یہ کہ حَوْلَ مبنی بر فتح اور پہلا لَا نفی جنس کا اور قُوَّۃٌ مرفوع منون اور دوسرا لَا زائدہ جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک جملہ کی صورت میں تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃٌ موجودانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترکیب: لا نفی جنس کا حَوْلَ معطوف واؤ حرف عطف لَا زائدہ اور قُوَّۃٌ محل حَوْلَ پر معطوف ہے کیوں کہ حَوْلَ حقیقت میں مبتداء ہے محلاً مرفوع معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم ہوا لَا کا مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ خبر لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) یہ کہ حَوْلَ مبنی بر فتح اور پہلا لَا نفی جنس کا اور قُوَّۃً منصوب منون اور دوسرا لَا زائدہ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃً اِلَّا بِاللّٰہِ ایک جملہ کی صورت میں تقدیر عبارت یوں ہوگی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃً مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا نفی جنس کا حَوْلَ معطوف علیہ واؤ حرف عطف لَا زائدہ قُوَّۃً حَوْلَ کے لفظ پر معطوف ہے معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم ہوا لَا کا مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ خبر۔ لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا تیسری اور چوتھی صورت میں بصورت دو جملہ تقدیر عبارت ایسے ہوگی لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ مَوْجُوْدٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ مَوْجُوْدٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۵) یہ کہ پہلا لَا ملغی اور حَوْلٌ مرفوع منون اور دوسرا لَا نفی جنس کا اور قُوَّۃَ مبنی بر فتح جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک جملہ کی صورت میں تقدیر عبارت اس طرح ہوگی لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّۃَ مَوْجُوْدَانِ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ اور دو جملوں کی صورت میں اس طرح ہوگی لَا حَوْلٌ عَنِ الْمَعْصِیَۃِ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ عَلَی الطَّاعَۃِ مَوْجُوْدٌ بِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہِ

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۲۵	شَرُفَ الرَّجُلُ زَیْدٌ ایسے ہی لَئُمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (فعل ذم ہے)	سوال یہ ہے کہ شرف کا فاعل تو الرجل ہے لیکن یہ زیدٌ کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شرف از افعال مدح ہے زید مخصوص بالمدح ہے۔ (شرح مأتہ گھولوی)
۱۲۶	حَبَّ بِہَا مَقْتُوْلَۃً حِیْنَ تُقْتَلُ	اشکال یہ ہے کہ مقتولۃً منصوب کیوں جواب یہ کہ حَبَّ فعل مدح ہے۔ کبھی اس پر بار جارہ آتی ہے اور مقتولۃً ھا کی تمیز ہے۔
۱۲۷	عسیٰ زَیْدٌ قائمٌ	عسیٰ تامّہ ہے اس کا اسم ضمیر شان ہے اور خبر (زید قائم) جملہ ہے۔ (المغنی)
۱۲۸	عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُساً	الغویر عسیٰ کا اسم اور ابؤساً خبر سوال یہ ہے کہ عسیٰ کی خبر مضارع بہ اَنْ آتی ہے؟ اس کا جواب ہے کہ اصل میں عسیٰ الغویر ان یکون ابؤساً تھا
۱۲۹	عَسَاكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا	سوال یہ ہے کہ عسیٰ کا اسم غیر ضمیر مرفوع کیوں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عسیٰ بمعنے لعل ہے۔
۱۳۰	لَعَلَّكَ یَوْماً اَنْ تُلِمَّ مُلِمَّۃٌ	سوال یہ ہے کہ لعلّ کی خبر منصوب کیوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لَعَلَّ بمعنے عسیٰ ہے کاف ضمیر ممیز یوماً تمیز لعل کا اسم ان تلم اس کی خبر ہے۔
۱۳۱	مَا اَنَا كَاَنْتَ	کَاَنْتَ کاف جارہ ہے انت مجرور ہاتی ترکیب ظاہر ہے۔

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	جملہ	حل
۱۳۲	كَمْ مِثْلُهَا فَارَقْتُهَا	سوال یہ ہے کہ کَمْ کا اسم معرفہ نہیں ہوتا؟ جواب: لفظ مثل مضاف ہو تب بھی نکرہ رہتا ہے۔
۱۳۳	مُوْشِكَةٌ اَرْضُنَا اَنْ تَعُوْدَا	سوال یہ ہے کہ اَوْشَكَ فعل غیر متصرف ہے لیکن یہ اسم فاعل عامل ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اوشک اور کاد ہر دو کا مضارع اور اسم فاعل عمل کرتے ہیں۔
۱۳۴	فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ عَتّٰى حِيْنٍ	یہ دراصل حَتّٰى حِيْنٍ تھا۔ یہ آیت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے اور ہذیل کے قبیلہ میں حاء کو عین سے تبدیل کرنا جائز ہے۔
۱۳۵	عَلَا زَيْدٌ	عَلٰی جارہ ہے تو زید مجرور کیوں؟ جواب: یہ علٰی جارہ نہیں بلکہ فعل ماضی ہے از عُلُوٌّ ہے۔
۱۳۶	نَزَلْتُ مِنْ عَلَى الْفَرَسِ	من جارہ اور عَلٰی بھی حرف جارہ اور حروف جارہ اسماء پر داخل ہوتے ہیں یہاں حرف پر کیوں؟ جواب: یہ ہے کہ یہ علٰی اسمیہ ہے بمعنے فوق اب ترکیب آسان ہے۔
۱۳۷	لَاهِ ابْنُ عَمِّكَ یہ ایک شعر کا جملہ ہے شعر یوں ہے: لَاهِ ابْنُ عَمِّكَ لَا اُفْضِلْتَ فِيْ حَسَبٍ عَنِّيْ وَلَا اَنْتَ دَيَّانِيْ فَتَخْزُوْنِيْ	یہ دراصل لِلّٰهِ دَرُّ ابْنِ عَمِّكَ تھا۔ لام جارہ اور ایک لام التعریف شذوذ محذوف ہیں ایسے ہی ابن عمک کا مضاف حذف کرنا بھی شاذ ہے۔

له: اللہ سے تیرے چچیرے بھائی کو انعام نصیب ہو تو حسب نسب میں مجھ سے افضل نہیں اور نہ ہی تو میرا مالک ہے کہ تو مجھ پہ غلبہ پائے۔

تمت بالخیر

Scanned with CamScanner

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari